B103E/29

AUGUST 7, 1983

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو کہ قرآں میں آیا ہے لاتقنطوا

پندرہ روزہ
پیغامبر
اسکاربرو (کینیڈا)
مدیر : سہیل اختر

Sohail Akhtar
THE
MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER

PERSONNEL
Phone: 416-282-6671

100 CARONIA SQUARE, SCARBOROUGH, ONTARIO. CANADA M1B 2Z8

REPRESENTATIVE
F. J. Kowalski,
Phone: 416-922-6268.

Bibliothèque Nationale
NOV

"پاکستان کی آزادی برقرار رکھنے
کی سنگین تر جنگ ابھی تک جاری ہے
اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے
تو یہ جنگ کامیابی حاصل کرنے تک جاری رہیگی۔"

"ہم سب میں حب الوطنی کا
ایسا جذبہ ہونا چاہیئے جو ہمیں ایک
مضبوط قوم بنا دے۔"

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں
کہ منتشر ہوگے تو گر پڑوگے اور متحد
رہوگے تو کھڑے رہوگے۔"

"مجھے یقین ہے کہ اتحاد، ایمان اور تنظیم کے اصول
پر کاربند رہ کر ہم ہر قوم کی برابری کر سکیں گے کیا آپ
آزمائش کی اس آگ میں گزرنے کیلئے تیار ہیں؟ عوام کی
خدمت، دیانت اور تندہی کیساتھ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیجیے۔"

"اسلام اور پاکستان کی عزت بچانے
کیلئے ہمیں موت کا مقابلہ بہادری سے کرنا چاہیئے
مسلمانوں کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نجات
نہیں ہو سکتا کہ وہ صداقت کی خاطر شہید کی موت مر جائے۔"

"جس پاکستان کے قیام کیلئے ہم نے گزشتہ دس برس
جدوجہد کی ہے آج بفضل تعالیٰ ایک مسلمہ حقیقت بن چکا ہے
مگر کسی قومی ریاست کو معرض وجود میں لانا مقصد بالذات نہیں ہو
سکتا بلکہ کسی مقصد کے حصول کے ذریعے کا درجہ رکھتا ہے۔"

مقبوضہ کشمیر کو بھارتی تسلط سے آزاد کرانے کے لئے زبردست مہم شروع کر دی گئی

مختلف بڑے بڑے شہروں میں بھارت کے خلاف پوسٹر لگائے جا رہے ہیں

بھارتی خصوصی پولیس نے فاروق عبداللہ کی سختی سے نگرانی شروع کر دی

سری نگر (د) ——— مقبوضہ جموں و کشمیر کے شہروں میں ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کے غاصبانہ قبضے سے نجات دلانے کے لئے زبردست مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں جگہ جگہ پوسٹر چسپاں کئے جا رہے ہیں جن میں کشمیری عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کے ناجائز قبضے سے آزاد کرانے کے لئے ایک بھرپور اور مربوط جدوجہد شروع کریں۔ [illegible]

عبداللہ کی سختی سے نگرانی شروع کر دی ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق بھارت کے صوبہ بہار کی قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شری کرپوری ٹھاکر نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے حالیہ دورہ پنجاب کے دوران جہاں وہ ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے بھارت کی گرفتاری [illegible]

شیر پیشن امام کا بیگ کھو گیا

پشاور ——— عالمی تحریک استقلال کے سیکرٹری جنرل شیر پیشن امام کراچی سے پشاور کے سفر کے دوران اپنے بیگ سے محروم ہو گئے۔ [illegible]

پہرے دفتر یا گھر پر کوئی چھاپہ نہیں مارا گیا

[illegible]

۱۵ افراد گرفتار ۔ ۲۱۲ لاکھ کا مال برآمد

[illegible]

پیغمبروں کے متعلق توہین آمیز کتاب لکھنے پر وکیل کو نوٹس جاری کر دیا گیا

لاہور ——— لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی جانب سے بار کے ایک ممبر مسٹر مشتاق راج کو نوٹس جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کیوں نہ انہیں ایسی دل آزار کتاب لکھنے اور بار کے ارکان میں تقسیم کرنے کے الزام میں بار کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے جس میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کی توہین کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کئے گئے ہیں۔ یہ نوٹس ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر [illegible] نے آج بار کے صدر سید افضل حیدر کی وساطت سے مسٹر مشتاق راج کو جاری کیا۔ نوٹس میں بتایا گیا ہے کہ ''[illegible]'' نامی مسٹر مشتاق راج کی کتاب [illegible] کا نام ظاہر نہیں کیا گیا جب کہ اس کتاب میں توہین آمیز مواد شامل کیا گیا ہے۔

۱۴ اگست کو تحریک مزار قائد اعظم سے شروع کی جائے گی۔ خیر الدین

ہم بابائے قوم سے فریاد کریں گے۔ تحریک کی کامیابی تک اندرون وقت تک جاری رہے گا

کراچی ——— ایم آر ڈی کے سیکرٹری جنرل خواجہ خیر الدین نے کہا ہے کہ ۱۴ اگست کو مزار قائد اعظم سے تحریک شروع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بابائے قوم حضرت قائد اعظم جمہوریت پر غیر متزلزل یقین رکھتے تھے اور انہوں نے جمہوریت اور اصولوں کے لئے جدوجہد کی۔ [illegible]

بینظیر بھٹو کو ہسپتال سے گھر پہنچا دیا گیا

کراچی ——— بینظیر بھٹو کو جو گزشتہ اعلان کے مطابق کراچی میں نظر بند ہیں کان کے آپریشن کے بعد ہسپتال سے گھر پہنچا دیا گیا جسے حکومت نے سب جیل قرار دے رکھا ہے۔ مس بینظیر بھٹو کو ان کے کان میں تکلیف کے علاج کے لئے ان کے گھر سے چند گز کے فاصلے پر واقع ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے کان میں تکلیف کی وجہ سے ان کی قوت سماعت متاثر ہو رہی تھی۔ [illegible]

مصطفیٰ زیدی مرحوم کا اکلوتا بیٹا حادثے میں جاں بحق

میوہ شاہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

لاہور ——— مشہور شاعر اور سی ایس پی افسر مصطفیٰ زیدی مرحوم کا اکلوتا بیٹا حسنین زیدی سوموار کی رات کار کے ایک حادثہ میں ہلاک ہو گیا۔ اس کی عمر بیس سال تھی۔ [illegible]

بھارت نے دوسرے ایٹمی دھماکے کی تیاریوں کا ثبوت مل گیا

امریکی مصنوعی سیارے نے صحرائے راجستھان میں ''شافٹ'' کی نصب کی تصاویر اتار لیں

تارا پور میں ایٹمی ایندھن کے ذخیرے سے امریکہ کو بلیک میل کیا جا رہا ہے۔ نیویارک ٹائمز

واشنگٹن ——— امریکی مصنوعی سیارے کی بھیجی ہوئی تصاویر سے انکشاف ہوا ہے کہ بھارت صحرائے راجستھان میں ایک نیا ایٹمی دھماکہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ [illegible]

استاد نزاکت علی انتقال کر گئے

نامور موسیقار پر دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا

اسلام آباد ——— کلاسیکی گائیکی کے نامور شخصیت استاد نزاکت علی خان راولپنڈی میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ [illegible]

بیگم مودودی کی وضاحت

لاہور ——— مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کی بیگم محترمہ نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ انہوں نے جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد یا دیگر رہنماؤں سے ملاقات کی اور مختلف معاملات میں موجود اختلافات کو دور کر لیا ہے۔ وہ مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی ایک خبر پر تبصرہ کر رہی تھیں۔ ایک اخباری بیان میں بیگم مودودی نے اس خبر کو بے بنیاد اور من گھڑت قرار دیا۔

شیر باز مزاری اچانک کراچی پہنچ گئے

حکومت پنجاب کی پابندی کی خلاف ورزی کر کے رحیم یار خان پہنچے۔ پھر سکھر کے راستے کراچی چلے گئے

رحیم یار خان میں کانجو کی تدفین میں شرکت کی۔ کراچی میں سیاست دانوں سے ملاقاتیں

کراچی ——— ایم آر ڈی کے کنوینر اور نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ سردار شیر باز خان مزاری حکومت پنجاب کی جانب سے عائد نقل و حرکت کی پابندی کی خلاف ورزی کر کے کراچی پہنچ گئے۔ [illegible]

میچ سٹہ بازی کرنے کے الزام میں بھارت کے کرکٹ کھلاڑی کو قید اور جرمانے کی سزا

لندن ——— برطانیہ کی ایک عدالت نے بھارت کے ایک کرکٹ کھلاڑی [illegible]

عجیب و غریب

دنیا کا سب سے پرانا مقدمہ

جو ۹۷۶ سال سے تصفیہ طلب ہے

یونان کی عدالت میں ۹۹۹ عیسوی کا ایک مقدمہ تصفیہ طلب پڑا ہے۔ اس کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ ایک امیر کبیر جاگیردار نے پیشن گوئی کی کہ ۱۰۰۰ عیسوی میں دنیا تباہ ہو جائے گی۔ اس نے اپنی پیشن گوئی کی صداقت کا یقین دلانے کے لئے یہ پیشگی شرط عائد کر دی کہ اگر اس کی پیشن گوئی غلط ثابت ہو تو سیلز کے قریب سان تی سول نامی پہاڑ کے قریب اس کی تمام املاک خانقاہ کے تمام افراد میں تقسیم کر دی جائیں۔ ۱۰۰۰ عیسوی میں اس کی یہ پیشن گوئی پوری نہ ہو سکی۔ چنانچہ خانقاہ کے مجاوروں نے اس کی زمین پر حق ملکیت جتلاتے ہوئے دعویٰ دائر کر دیا۔ آج کل فریقین کی نسلیں اس معاملے پر جھگڑ رہی ہیں۔ لیکن ۹۷۶ سال سے یہ مقدمہ تصفیہ طلب پڑا ہے۔

سیڑھیوں پر گھر

رحمان بابا لاہور کی وزیر خان کی مسجد کی سیڑھیوں پر ۶۲ سال تک پڑا رہا۔ اس کے ماں باپ نے اسے پانچ سال کی عمر میں وہاں بھیک مانگنے کے لئے بٹھایا تھا۔ وہ سردی، گرمی، بارش اور دھوپ میں بھی سیڑھیوں سے نہیں ہلا۔ سیڑھیاں اس کا گھر تھیں۔ اس کی گذر اوقات خدا ترس افراد کی خیرات پر تھی۔ ۱۹۱۳ء میں انہیں سیڑھیوں پر ۶۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

بیس سال قبل جو گولی اسے قتل کرنے کے لئے چلائی گئی، بیس سال بعد وہ اس سے ہلاک ہوا

۱۸۹۳ء میں ہنری زگ لینڈ نے اپنی محبوبہ کے ساتھ ایک مذاق کیا۔ جس نے مذاق برداشت نہ کرتے ہوئے خودکشی کر لی۔ اس کے بھائی نے زگ لینڈ سے بدلہ لینے کی ٹھانی اور ایک دن موقع پا کر گولی چلا دی۔ گولی زگ لینڈ کے چہرے کو مس کرتی ہوئی ایک درخت میں پیوست ہو گئی۔ ۲۰ سال بعد ایک دن زگ لینڈ اس درخت کو کاٹ رہا تھا۔ لیکن درخت کلہاڑے سے کٹ نہیں رہا تھا۔ ناچار اس درخت کو زمین پر گرانے کے لئے اس نے ڈائنامیٹ استعمال کیا۔ ڈائنامیٹ کے دھماکے سے ۲۰ سال پہلے کی درخت میں پیوست شدہ گولی زگ لینڈ کے سر میں لگی اور وہ وہیں اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔

چرچل سگار پینا پسند نہیں کرتے تھے

برطانیہ کے سابق وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل کا سگار دنیا بھر میں مشہور رہا ہے۔ چرچل کی شاید ہی کوئی ایسی تصویر ہو گی جس میں ان کے منہ میں یا ہاتھ کی دو انگلیوں کے درمیان سگار دبا ہوا نہ ہو۔ لیکن حال ہی میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ چرچل سگار پینا پسند نہیں کرتے تھے۔ اور انہوں نے محض سگار کو اپنی شخصیت کا ایک حصہ بنا لیا تھا۔ یہ انکشاف ان کے ایک دوست نے ایک کتاب میں کیا ہے۔ جو انہوں نے چرچل کی نجی زندگی کے بارے میں لکھی ہے۔

اعزازی ڈگریاں

آپ یقیناً یہ سن کر حیران ہوں گے کہ امریکہ کے مشہور ادیب رابرٹ فراسٹ نے ۴۴ سے زائد اعزازی ڈگریاں حاصل کیں لیکن خود کبھی کالج سے گریجویشن نہیں کیا۔

الٹا پرچم

جنگ کے دنوں میں فلپائن کا پرچم الٹا لہرایا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ فلپائن ان دنوں جنگ میں مصروف ہے۔

پیغامبر

THE MESSENGER

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن ✓ کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر

قائداعظم دیکھ رہے ہو اپنا پاکستان!

قائداعظم نام تھا اس کا بانی پاکستان
عزم و ہمت کا اک پیکر اونچی اسکی شان
بک نہ سکا وہ غیر کے ہاتھوں پختہ تھا ایمان
آزادی کو دیکر اس نے ہم پہ کیا احسان

ہم نے بھلائے قول وہ سارے، سارے وہ فرمان
قائدِ اعظم دیکھ رہے ہو، اپنا پاکستان

جن لوگوں کے دم سے ابھرا پاکستان کا نام
قائد کے وہ ساتھ چلے تھے ہر منزل ہر گام
جان اور مال کا صدقہ دیکر بڑا کیا تھا کام
ملت کی خاطر قربان کی ہر صبح ہر شام

بچے ان کے بلک رہے ہیں بھوک سے ہیں بےجان
قائداعظم دیکھ رہے ہو، اپنا پاکستان

تم نے کہا یہ وطن ہمارا سدا رہے آباد
جو بھی اس پر آنکھ اٹھائے ہو جائے برباد
نسلیں جب پروان چڑھیں تو رکھنا مجھکو یاد
قائد دل میں یاد تمہاری لب پہ ہے فریاد

ہم نے آدھا ملک گنوایا بھول گئے فرمان
قائدِ اعظم دیکھ رہے ہو اپنا پاکستان

خود غرضی کا دھندہ کس نے یہاں پہ آن چلایا
نفرت کا یہ جال یہاں پر کس نے آن بچھایا
افراتفری، مارا ماری کس نے سبق پڑھایا
تو نے پیار محبت ہر دم ہم کو یاد دلایا

بغض عداوت اپنا گہنا اور دل میں شیطان
قائداعظم دیکھ رہے ہو اپنا پاکستان

222 Lansdowne Ave.
Toronto, Ont.

In Knob Hill Farms
10 a.m. to 10 p.m.

DASTAN VIDEO HOUSE®
Renting Video Machines
Video Movies in
Indian, English, and Other Languages

For Free Delivery Call
ALI PIRANI

Bus. 530-0142
Res. 781-8685

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

آپ کو اپنے خاندان، وطن اور برادری کی شادیوں میں شرکت کا بارہا موقع ملا ہوگا، آپ نے کبھی یہ خیال کیا کہ مسلمان لڑکے یا لڑکی کی شادی کا کیا طریقہ ہونا چاہیے؟ آپ کے رسولِ مقبول، حبیبِ کبریا، جنہیں ہمارے اور آپ کے عقیدے میں دونوں جہانوں کی عزت و دولت، سرداری و بادشاہی سب کچھ حاصل تھی، بن بیاہے نہ تھے بلکہ کئی عزت والی بیویوں کے باعزت شوہر تھے اور بجز ایک نکاح کے حضورؐ نے باقی سب نکاح منصب رسالت پر فائز ہونے کے بعد ہی کیے تھے، مگر حضورؐ نے کسی نکاح میں وہ دھوم دھام، وہ طویل سلسلۂ رسوم اور وہ جشن منایا جسے آج ہم میں سے ہر معمولی شخص بھی شادی کے وقت اپنے عزیزوں کے لیے ضروری سمجھتا ہے؟ پھر کیا نعوذ باللہ آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کی عزت اور آن اس سردار دو عالمؐ سے بڑھ چڑھ کر ہے؟

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے علاوہ جن جن ہستیوں کی ہم سب مسلمان عزت کرتے ہیں، جن کے نام ہم ادب سے لیتے ہیں، جن کے طریقہ پر چلنا اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں، وہ سب کے سب بیاہے ہوئے تھے۔ رسولِ خداؐ کے جانثاروں کے دوست ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی مرتضیٰؓ اور آپ کی نورِ نظر بی بی فاطمہؓ اور آپ کے جگر کے ٹکڑے سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ اور آپ کی دوسری صاحبزادیاں یہ سب بیاہے ہوئے اور بیاہی ہوئی بیبیاں تھیں۔ ان میں کسی کی شادی ان رسموں اور دستوروں کے مطابق ہوئی جنہیں ہم لوگوں نے اپنے لیے لازمی قرار دے لیا ہے؟ کیا نعوذ باللہ ہم لوگ ان بزرگوں سے زیادہ شریف ہیں یا زیادہ عزت رکھتے ہیں؟

کیا ان کی شادیوں کا سلسلہ تقریبات میں ہفتوں قائم رہتا تھا؟ کیا ان کے نکاحوں کے موقع پر بھی دھوم دھام سے دعوتیں ہوتی تھیں؟ کیا ان کے عقدوں میں شرکت کے لیے دور دراز مقامات سے سینکڑوں ہزاروں مہمان سرخ اور گلابی رقعے نائیوں کے ہاتھ روانہ کرکے مدعو کیے جاتے تھے؟ کیا یہ بزرگ بھی نیوتہ کی رقم کو اپنے اوپر فرض اور ایک جبری قرض سمجھتے تھے؟ کیا ان کے ہاں بھی دولہن کا ہر موسم میں کئی کئی دن مانجھے میں بٹھا رہنا ضروری تھا؟ کیا بری کے جوڑوں اور جہیز کے بہت سے نمائشی سامان کے بغیر ان کے نکاح نہیں ہوتے تھے؟ کیا ان کے ہاں بھی ایسی تقریب پر پیشہ ور گانے والوں اور گانے والیوں، میراثیوں اور میراثنوں کا ہجوم ہو جایا کرتا تھا؟ کیا ام المومنین عائشہ صدیقہؓ اور سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ کے مہر ایسے ہی بھاری بندھے تھے جیسے آج کل عموماً بندھا کرتے ہیں؟

اسراف کے پہلو کو چھوڑ کر بھی دیکھئے تو کسی حیثیت سے ان رسموں کو آپ مفید پائیں گے؟ سرمایہ کی فراہمی میں کس قدر دقتیں اٹھانا پڑتی ہیں۔ کتنا ضروری کاموں کا ہرج ہو جاتا ہے۔ خواہ مخواہ قرض لینا پڑتا ہے۔ گھر کی جائداد خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ سودی دستاویز لکھ کر خدا کی سخت ترین نافرمانی کا عذاب مول لینا پڑتا ہے اور ان تمام زحمتوں اور گناہوں کے باوجود مہمان اور اہل برادری پھر بھی خوش نہیں ہوتے۔ کوئی صاحب کھانے میں نقص نکالتے ہیں۔ کوئی صاحب بدانتظامی پر اعتراض کرتے ہیں۔ نقصان مایہ تو پوری طرح ہوتا ہی ہے۔ ساتھ ہی شماتت ہمسایہ کا بھی پورا حصہ مل جاتا ہے۔ کیا ایسی شادیاں کبھی آئندہ چل کر باعث برکت ثابت ہو سکتی ہیں؟

شیطانِ نفس کا ایک موثر اور حربہ زبان ہے۔ کتنے ہی فتنے ہیں جو زبان کے ذریعے سے پیدا ہوتے ہیں۔ [illegible]

کرنیں

فرحت اسلم —

ہماری قسمت اس پنڈولم کی مانند ہے جو آنسوؤں اور قہقہوں کے بیچ بیچ جھولتا رہتا ہے۔

..... دنیا تو ایک جال ہے جب آدمی اس میں پھنس جاتا ہے تو کتنے ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود نہیں نکل سکتا۔

محمود حسین —

- قرض سے بچو کیونکہ یہ رات کے وقت غم اور دن کے وقت رسوائی کا باعث ہے۔
- زندگی جہاں خدا کا ایک انمول تحفہ ہے وہاں مسرور رہنا انسان کا فرض ہے۔
- محبت اس موج کی طرح ہے جو بار بار کنارے سے ٹکراتی ہے اور ہر بار اپنے ساتھ کچھ مٹی بہا لے جاتی ہے۔

محمد رفیق —

- نہ جانے لوگ دوسروں کے گریبانوں میں کیا جھانکتے رہتے ہیں، جب کہ ان کے اپنے گریبانوں میں سب کچھ ہوتا ہے۔
- یاس و غم کو دل میں قطعاً جگہ نہ دو۔ یاد رکھو قومیں یقین و امید ہی سے سرفراز ہوا کرتی ہیں۔

ریحانہ —

جو لوگ کسی کو اپنی تمام تر شدت سے محبت چاہتے ہیں، ان کا انتقام بھی ویسا ہی دھیما اور خاموش ہوتا ہے۔ وہ چپ کی سزا دیتے ہیں نہ گلہ کرتے ہیں نہ گلہ سنتے ہیں۔ محبت کے بلند ترین جذبہ پر پہنچ کر ہی وہ محبت کرتے ہیں۔ ایسی محبت کرتے ہیں جس میں صلہ کی توقع نہیں رکھتے۔ ایسی محبتیں ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتیں۔

وسیم گیلانی —

تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو حساب کو حق مانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو دوزخ کو حق جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو اللہ تعالیٰ کو حق جانتا ہے اور پھر غیروں کا ذکر کرتا ہے۔ ان پر بھروسہ کرتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر اس کی اطاعت کرتا ہے۔

ایم صادق حسین —

خوف سے محبت درست ہوتی ہے اور ادب کی رعایت سے مستحکم ہوتی ہے۔ دور رہ کر معاملہ کرنا کہ دوست خفا نہ ہو جائے۔ محبت کو کھل کر دیتا ہے اور پھر ہمیشہ ادب ملحوظ سے پیش آنا دوستی کو مضبوط کرتا رہتا ہے۔

محمد حسین —

پوری محبت کی علامت یہ ہے کہ محبوب کے سوا دل میں اور کسی کا خیال نہ رہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوستی میں لذت حاصل ہو اور یہ لذت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ انسان نے پہلے تنہائی اور محبت سے بے پروائی بھر دیکھا ہو۔

ارشاد حبشی —

محسن کا شکر ادا کرو اور شکر گزار پر احسان کرو۔ علم دولت سے بہتر ہے کیونکہ تم دولت کی حفاظت کرتے ہو اور علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔ دولت خرچ کرنے سے کم اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

اس ہفتے کا منتخب افسانہ

ایم اے [illegible]

بیگم صاحبہ

باپ کے مرنے کے بعد پورے خاندان کی کفالت کا بوجھ فردوس کے کندھوں پر آ پڑا۔ اس کی دلی تمنا تھی کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرے تاکہ کسی بڑے عہدے پر پہنچ کر اپنی ماں، چھوٹے بھائی اور بہن کی خاطر خواہ خدمت کر سکے۔ لیکن باپ کی ناوقت موت نے اس کا سارا پروگرام درہم برہم کر دیا۔ انٹر پاس کرنے کے بعد اسے گھر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے فوری طور پر ملازمت کی ضرورت تھی اور کافی کوشش کے بعد ایک مشہور کمپنی کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں اس کا تقرر ہوگیا۔

جب وہ پہلے دن گھر سے ڈیوٹی پر جانے کو تیار ہوئی تو ماں نے اسے ٹوک کر کہا "دیکھو بیٹی، حالات نے تمہیں گھر سے باہر قدم نکالنے پر مجبور کر دیا ہے تم ماشاءاللہ جوان ہو سمجھدار ہو۔ وہاں تمہیں ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑے گا مگر تم اپنے کام سے کام رکھنا۔ ایسی کوئی بات نہ ہونے دینا جس سے خاندان کی عزت پر حرف آئے اور لوگ ہم پر انگلیاں اٹھائیں"

فردوس نے ہنس کر کہا "امی آپ بے فکر رہیں انشاءاللہ آپ کی نصیحت پر سختی سے عمل کروں گی۔"

★

فردوس کو کام کرتے ہوئے پندرہ دن ہو گئے تھے۔ کمپنی کا سارا اسٹاف اس کی خوش اخلاقی اور خود اعتمادی کے سبب اس کی بڑی عزت کرتا تھا لیکن وہ کمپنی منیجر کی حریصانہ نظروں سے خائف رہتی تھی اسے ڈر تھا کہ یہ شخص ضرور کسی روز اسے پریشان کرے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ایک روز دفتر کے چپراسی نے اسے منیجر کی جانب سے ایک پرچہ لا کر دیا اور ساتھ ہی جواب بھی طلب کیا۔ پرچہ میں منیجر نے فردوس کے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار بھی کیا تھا اور پھر کسی روز فلم ساتھ دیکھنے اور کسی ہوٹل میں کھانا کھانے کی دعوت بھی دی تھی۔ فردوس نے وہ پرچہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اور جواب دینے کی بجائے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ چپراسی نے جب منیجر کو صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ اپنی توہین پر تلملا اٹھا لیکن اس نے اپنی خفگی کو ظاہر نہیں ہونے دیا اور ایک روز موقع پا کر خود ہی اپنے پرچے کے جواب کی فرمائش کر دی۔ فردوس نے غصہ سے بگڑ کر کہا۔

"منیجر صاحب! آپ کو اس قسم کا پرچہ لکھتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ میں یہاں دفتر میں کام کرنے آتی ہوں" آپ کے ساتھ سینما یا ہوٹل جانا میرے فرائض میں شامل نہیں اگر آپ نے اس قسم کی حرکت کی تو اچھا نہ ہوگا

منیجر نے کہا۔

"ارے آپ تو ناراض ہو گئیں میں نے تو سوچا تھا کہ ہمارا آپ کا لمبا ساتھ رہے گا۔ میں آپ کی تنخواہ میں اضافہ بھی کرا دوں گا اور خود بھی آپ کی کچھ خدمت کر دیا کروں گا

فردوس نے بات کاٹ کر کہا۔ معاف کیجئے مجھے آپ کی کوئی ضرورت نہیں۔

منیجر نے کہا بہت اچھا دیکھا جائے گا

★

دن گزرتے گئے۔ بظاہر منیجر کا رویہ بھی قابل اعتراض نہ تھا لیکن وہ دل ہی دل میں فردوس سے انتقام لینے کی تدبیریں کر رہا تھا۔ چنانچہ ایک روز اس نے کمپنی کا ایک اہم چیک جو فردوس کی تحویل میں تھا غائب کر دیا اور پھر فردوس پر غفلت اور لاپروائی کا الزام لگا کر کمپنی کے مالک سے اسے ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس بھی دلوا دیا۔ اپنے گھر کے مستقبل کا خیال آتے ہی فردوس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کمپنی کا منیجر بڑے فاتحانہ انداز میں فردوس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

★

فردوس کو آبدیدہ دیکھ کر چپراسی کا دل پسیج گیا اس نے چپکے سے فردوس سے کہا "بی بی آپ مالک سے جا کر ملئے اور انہیں منیجر کے بارے میں سب کچھ بتا دیجئے الٹی آنتیں اس کے گلے پڑ جائیں گی"۔

چپراسی کے مشورہ پر فردوس سیدھی مالک کے کمرے میں گئی اور سلام کرنے کے بعد کہا "سر میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں"۔

کمپنی کا مالک فہیم ایک خوش شکل اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تھا فردوس کو دیکھ کر اس نے بڑی نرمی سے کہا "تشریف رکھئے آپ کیا کہنا چاہتی ہیں"۔

فردوس بات کرنے میں کچھ تامل کر رہی تھی اور فہیم کی نظریں اس کے خوبصورت چہرہ پر جمی ہوئی تھیں وہ دل ہی دل اس کے معصوم حسن اور دلکش نقش و نگار کا جائزہ لے رہا تھا نہ چہرہ پر غازہ۔ نہ ہونٹوں پر سرخی اور پھر بھی اس قدر کشش

★

فردوس نے علیحدگی کا نوٹس دکھاتے ہوئے کہا مجھے اس کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔ فہیم نے کہا ہمیں مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی لاپروائی سے ہمیں کتنا زبردست نقصان پہنچ سکتا تھا۔

فردوس نے کہا لیکن میرے خلاف فیصلہ کرنے سے پہلے آپ نے مجھے صفائی کا موقع نہیں دیا میں تو یہ سمجھ کر آئی تھی کہ آپ انصاف کریں گے۔ یہ کہہ کر فردوس کھڑی ہو گئی لیکن فہیم نے اسے روک کر کہا اچھا بتایئے آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

فردوس نے کہا "سر وہ کاغذات منیجر صاحب نے خود غائب کر کے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے"، فہیم نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا آخر انہیں آپ سے کیا دشمنی ہے؟"

فردوس نے کہا یہی تو بتانے آئی ہوں اس کے بعد اس نے منیجر کا پرچہ لکھنے اسے لالچ اور دھمکی دینے کا سارا حال بتایا۔ فہیم نے چپراسی کو بلا کر اس سے دریافت کیا تو اس نے فردوس کی حرف حرف تائید کی۔ فہیم صورتحال سے واقف ہو کر آگ بگولا ہو گیا اور منیجر کو بلا کر فردوس کا سامنا کرایا اس نے منیجر کے کرتوت پر لعنت ملامت کرتے ہوئے اسے ملازمت سے فوری طور پر علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا اور فردوس سے کہا جایئے آپ کام کرتی رہیئے۔

★

منیجر کے چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اس کی پیشانی پر پسینہ آ گیا تھا جسے وہ رومال سے پونچھ رہا تھا۔ اور ملتجی نظروں سے فہیم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

فردوس نے بھی اس پر ایک نظر ڈالی اور پھر چلتے چلتے اس نے فہیم سے کہا سر اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک درخواست عرض کروں۔

فہیم نے کہا ہاں ہاں کہئے۔

فردوس نے کہا میں اپنی ذات سے کسی کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتی۔ منیجر صاحب اپنی غلطی پر نادم نظر آتے ہیں اگر آپ انہیں معاف کر دیں تو مجھ پر احسان ہوگا۔

فہیم نے کہا آپ تو بہت نیک دل معلوم ہوتی ہیں۔ اچھا خیر منیجر صاحب جایئے ان کی سفارش پر میں آپ کو معاف کرتا ہوں لیکن آئندہ اس قسم کی ذلیل حرکت نہ کیجئے گا

منیجر نے دونوں کی طرف تشکر آمیز نظروں سے دیکھا اور فردوس فہیم کا شکریہ ادا کر کے اپنی سیٹ پر جا بیٹھی۔

★

کافی عرصہ گزر چکا تھا اور فردوس اپنے فرائض بڑے اطمینان سے انجام دے رہی تھی منیجر بھی اب اس کے ساتھ بڑی عزت سے پیش آتا تھا لیکن کچھ عرصہ سے اس کے لئے ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ کمپنی کے مالک فہیم اس پر ضرورت سے زیادہ توجہ دے رہے تھے وہ اسے اپنے پاس بلاتے آفس کے کام کے متعلق کچھ الٹے سیدھے سوالات کرتے اور بڑی دیر تک ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتے رہتے اور کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو جاتے۔ فردوس تنگ آ کر اٹھ جاتی اور کہتی۔

"سر میرے پاس بہت کام ہے آپ کی اجازت سے جا سکتی ہوں اور چلی جاتی۔

ایک روز کام کی زیادتی کے سبب فردوس کو آفس میں کچھ زیادہ دیر ٹھہرنا پڑا آفس کے دوسرے لوگ جا چکے تھے۔ فہیم نے فردوس کو اپنے آفس میں بلا کر حسب معمول ادھر ادھر کے سوالات کرنے شروع کر دیے اور پھر اچانک بات کا رخ بدل کر انہوں نے کہا مس فردوس میں آپ سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتا ہوں فردوس نے حیران ہو کر کہا کیا بات ہے سر۔

فہیم نے کہا۔

میں آپ کی شرافت اور اعلیٰ کردار سے بے حد متاثر ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ مستقل طور پر۔۔۔۔۔۔ اسی اثنا میں چپراسی نے ایک ٹرے میں چائے لا کر رکھ دی۔ فہیم نے کہا اچھا پہلے چائے پی لیں پھر بات ہو گی۔

فردوس فہیم کے انداز اور گفتگو سے خائف ہو گئی اس نے کہا سر میرا آپ کے پاس اس وقت اس طرح بیٹھنا اور پھر ساتھ چائے پینا میری بدنامی کا باعث ہو سکتا ہے میں چائے نہیں پیوں گی میں اجازت چاہتی ہوں یہ کہہ کر وہ کھڑی ہو گئی۔ فہیم نے کہا میں آپ کو چائے پلائے بغیر نہ جانے دوں گا مجھے بھی ضد ہو گئی ہے اور یہ کہہ کر اس نے فردوس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھانا چاہا۔ فردوس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن فہیم نے اس کا ہاتھ بڑی مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اچانک فردوس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کے لئے فہیم کی کلائی پر زور سے کاٹا اس کے دانت فہیم کی کلائی میں گڑ گئے درد کی شدت سے فہیم نے فردوس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ لیکن فہیم کی آستین خون سے تر ہو گئی فہیم نے اپنی تکلیف کو ضبط کرتے ہوئے کہا بڑی پاگل لڑکی ہو۔

آپ نے مجھے غلط سمجھا بہرحال یہ رومال کلائی پر باندھ دیں مجھے ابھی ڈاکٹر کے پاس جانا ہوگا۔

فردوس پریشان بھی تھی اور پشیمان بھی۔ اس نے فہیم کی کلائی پر رومال باندھا اور خاموشی سے گھر چلی گئی۔

★

دوسرے دن فہیم آفس نہیں آئے معلوم ہوا کہ وہ اسپتال میں زیر علاج ہیں فردوس کو یہ پریشانی لاحق تھی کہ فہیم نے ڈاکٹر سے کیا کہا ہوگا۔ تیسرے دن جب فہیم آفس آئے تو وہ فوراً ان کی مزاج پرسی کے لئے پہنچ گئی اس نے کہا سر مجھے اس روز کی حرکت پر دلی افسوس ہے لیکن ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں آپ نے ڈاکٹر کو کیا بتایا تھا "یہی کہ ایک بندریا نے ہاتھ میں کاٹ لیا تھا"۔

فردوس جھینپ گئی اور کہا۔

"یقین ہے آپ مجھے معاف کر دیں گے"

فہیم نے کہا آپ کو معاف کر دیا جائے ہرگز نہیں۔ آپ کی سزا یہی ہے کہ آپ اس آفس میں کام نہیں کریں گی۔ فردوس پریشان ہو کر جانے کے لئے کھڑی ہو گئی تو فہیم نے کہا اور نہ آپ کسی اور جگہ کام کریں گی۔ فردوس حیرت سے ان کی شکل دیکھنے لگی۔ فہیم نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"میں آج ہی آپ کے [illegible] ہیں آپ کی والدہ سے سب کچھ طے کر آیا ہوں۔ آج سے آپ کا گھر میرا گھر۔ آپ کی والدہ میری والدہ اور آپ کی عزت میری عزت ہے"۔

فردوس دم بخود کھڑی تھی وہ حیران تھی کہ فہیم صاحب کیا کہہ رہے ہیں اتنے میں فہیم نے ڈرائیور کو بلا کر کہا۔ جاؤ بیگم صاحبہ کو گھر چھوڑ آؤ۔ اور فردوس جب موٹر میں بیٹھی اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی تو اس نے بڑی آہستگی سے فہیم کے الفاظ دہرائے "بیگم صاحبہ" پھر اس نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ زیر لب کہا "خدایا زندگی کے پیچ و خم بھی کیسے عجیب ہوتے ہیں"۔

جگ بیتی

رخسانہ خان

وہ میری جیت کا دن ہوگا

آج میں سوچتی رہی ہوں تمہیں کس نام سے پکاروں کون سا نام تمہارے کردار کا عنوان بن سکے کام جیسے رنگ ہم سفر تو بنے ہیں لیکن منزل کے قریب ساتھی راستہ بھٹکنے کے لئے چھوڑ جاتے ہیں۔ دوستی میری کوئی قربانی تمہاری ذات کے سوتے ہو سکے حرارت جس نے تمہارے سینے میں دل نہیں ایک معجزہ ہے تم نے مجھے یاد ایک شادی میں دیکھا تھا ماں نے تم سے میرا تعارف کرایا اور اس کے بعد تم [illegible] جانی تم سے ملنے یہ ملاقات اچانک تھی مگر یہ اچانک کی ملاقات ایک کہانی کو جنم دے گی۔

شادی کے چند دن بعد تم چاہنے لگے [illegible] آمد کا سلسلہ چل نکلا [illegible] ہمارا رشتہ تھا مگر اس کی تم سے محبت [illegible] تم دو دن نہ آتے تو امی بے چین ہو جاتیں کہ نہ جانے وہ کیوں نہیں آیا [illegible] آمد کا سبب کم [illegible] تھی لیکن ایک [illegible] کی غیر موجودگی میں آتے، تم [illegible]

میرا ساتھ دو تو امی سے بات کروں۔ میں چپ رہی ایک مشرقی لڑکی کی طرح۔ ایک مرتبہ کافی وقفہ رہا۔ تم جیسے بعد آئے تو تمہارا چہرہ اترا ہوا تھا میں نے سبب پوچھا تو تم نے کہا کہ میں مجبور ہوں مجھے معاف کر دینا میں اپنی چاہت کو اپنے والدین کی عزت پر نثار کرنا چاہتا ہوں تم نے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا ہے امید کرتا ہوں کہ اب بھی ساتھ دو گی میری ماں کی خواہش ہے کہ میری شادی ماموں کی بیٹی سے ہو ان کی خواہش کا احترام مجھ پر لازم ہے [illegible] برداشت نہ کر سکی لیکن جب تم نے کہا کہ شادی کے بعد بھی ملوں گا میں یہ سن کر چیخ پڑی کہ تم مرد اور عورت کو سمجھ کیا ہو یہ کوئی کھلونا نہیں کہ جب تک جی چاہا بے وقوف بنایا [illegible] دیکھو جب تم قدم بڑھاتے ہو تب تمہیں کوئی مجبوری نہیں ہوتی [illegible] سانسوں کی آمد و رفت کا نام ہے [illegible] جب تمہیں زندگی کے تقاضے پورے کرنے پڑیں گے وہ دن میری جیت کا دن ہوگا۔

اماں بی نے مجھ سے روتے ہوئے کہا، "باقر، میں نے زبیدہ کی ماں کو مرتے وقت زبان دی تھی۔ قیامت کے روز میں مرحومہ کو کیا منہ دکھاؤں گی؟ تمہاری شادی ہوگی تو اسی سے ساتھ، ورنہ میں زہر کھا کر مر جاؤں گی" —— ان کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی، چنانچہ زندگی بھر کے لئے زہر مجھے ہی پینا پڑا۔

انٹرویو — قمر الحق قمر

ہم نصرت بھٹو کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر سکتے!

مولانا عبید اللہ انور سے گفتگو

پاک و ہند کی دینی اور برصغیر کی سیاسی تاریخ کے ابواب ایسی نابغہ روزگار ہستیوں کے اسمائے گرامی سے پُر ہیں جو علم و دین کے امام اور فہم و فراست کے بحر بیکراں، خلوص، محبت کی علامت، شفقت و مہربانی میں یکتا اور رواداری و جاں نثاری میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ اسی قافلے کے ایک فرد کا نام مولانا عبید اللہ انور ہے جو اپنے جلیل القدر والد اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے جانشین کی حیثیت سے اپنے اکابرین کی عظیم روایات کے علمبردار، شرافت کے مظہر اور محبت کے پیکر ہیں۔ آپ جمعیت علمائے اسلام (درخواستی گروپ) کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے سیاسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

س:۔ تاریخ پاکستان کی کوئی مصدقہ تاریخ آج تک مرتب نہ ہونے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

ج:۔ بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے ذوق اور اپنے اپنے انداز فکر کے مطابق بہت سی کتابیں لکھی ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ ایک شخص کا انداز فکر دوسرے سے متفق نہیں ہو سکتا، اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ایک ایسی مسلمہ مرتبہ اور جامع تاریخ لکھی جائے جو سب کے نقطہ نظر کے مطابق ہو اور یہ کام انفرادی طور پر کرنے کا نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں ایسے لوگوں کی ایک کمیٹی بنائے جن سے کام لے جو غیر جانبدار ہوں اور جنہیں ہندوستان کی جدوجہد آزادی کی تمام تحریکوں سے کما حقہ واقفیت ہو۔

س:۔ ملک کی نظریاتی سرحدوں کو سب سے زیادہ نقصان کس نے پہنچایا؟

ملک کی نظریاتی سرحدوں کو سب سے زیادہ نقصان کس نے پہنچایا؟

ج:۔ پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اس لئے چاہئے تھا کہ یہاں کا دستور قرآن و سنت کے مطابق بنایا جاتا۔ نظام حکومت، نظام تعلیم، زراعت، تجارت، صنعت اور معیشت غرضیکہ ہر شعبہ میں اسلامی اصول اپنائے جاتے لیکن یہاں اس پہلو پر خاص توجہ نہ دی گئی اور تحریک پاکستان میں کئے گئے تمام بلند و بانگ دعوے غلط ثابت ہوئے۔ اپنی اپنی جگہ پر مجرم تو سب ہیں کسی ایک کو قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن حکمران سب سے زیادہ مجرم ہیں کیونکہ قانون ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور آئین و دستور کو مرتب کرنا انہی کی ذمہ داری ہوتی ہے اس پر عمل کرنا انہی کا فرض ہوتا ہے۔

س:۔ مفتی محمود مرحوم نے مختلف موقعوں پر ایسے لوگوں سے اشتراک عمل کیوں کیا؟ جن پر علیحدگی پسند ہونے کا الزام ہے؟

ج:۔ مفتی صاحب نے جمہوری اصولوں کے مطابق بالکل صحیح کیا۔ اس لئے کہ وہ عوامی نمائندے تھے انہیں ساتھ ملائے بغیر کام نہیں چلایا جا سکتا اور جیسے جب سیلاب آتا ہے تو وہ ہر چیز خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا ہے عقلمندی کا راستہ یہ ہے کہ سیلاب کا رخ اس طرف موڑا جائے جس طرف نقصان کا اندیشہ نہ ہو عوام کا سیلاب تو اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے، مفتی صاحب نے اسی اصول کی روشنی میں انہیں اپنے ساتھ ملایا اور اصلاحی تعلیمات بھی ہیں کہ بقول

چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

س:۔ کیا ملک کا موجودہ سیاسی بحران نام نہاد سیاست دانوں کے متضاد طرز عمل کا نتیجہ نہیں؟

ج:۔ ضرور ہے یہ تو میرا اپنا بھی خیال ہے سیاست دانوں نے قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے کراچی سے پشاور تک ملک کے کونے کونے میں اپنے فقید المثال اجتماعات میں قرآن اٹھا کر وعدہ کیا تھا کہ ہم اسلامی نظام کے نفاذ تک متحد رہیں گے اور سب مل کر ملک میں اسلام نافذ کریں گے یہی وجہ تھی کہ عوام نے اسلام کے نام پر جانیں نچھاور کیں۔ خون کے نذرانے پیش کئے اپنی عزت و آبرو کو خطرات کے حوالے کیا حتیٰ کہ ایسی باپردہ خواتین بھی ظلم و ستم سے اسلام کی خاطر ننگے سر گلیوں پر آ گئیں جو کبھی اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلیں۔ مگر بھٹو کا اقتدار ختم ہوتے ہی انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہمارا مقصد تو صرف بھٹو کو اقتدار سے محروم کرنا تھا۔ سیاست دانوں نے عوام کو بیچ کھایا ان کے جذبات کو کھلونا سمجھ کر خوب کھیل کھیلا۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ کردار صرف اس نہیں قوم سے غداری ہے، ان کی جدوجہد محض اقتدار کے حصول تک تھی، اور آج بھی یہ لوگ اسلام کے لئے مخلص ہیں اور نہ جمہوریت کے لئے بلکہ ان کا دماغ کرسی اقتدار کے گرد گھوم رہا ہے۔

س:۔ کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ مفتی صاحب قومی اتحاد کے صدر کی حیثیت سے بعد میں پیدا ہونے والے حالات کا قبل از وقت کوئی ٹھوس حل تلاش کرتے؟

ج:۔ قومی اتحاد جو اتنی محنت، اتنی مشقت اور بے دریغ قربانیوں کے بعد معرض وجود میں آیا تھا اس کو توڑ کر شہداء کے خون سے غداری کرنے والے سیاست دانوں پر اب پھر اعتماد کرنا "آزمودہ را آزمودن" والی بات ہے، لیکن تحریک نظام مصطفیٰ میں شریک ہونے والے عوام کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والے لیڈروں کو مجرم قرار دیتا چلوں۔

س:۔ موجودہ مارشل لاء حکومت کے بارے میں آپ کی جماعت کا واضح موقف کیا ہے؟

ج:۔ ہم تو اسے حکومت ہی تسلیم نہیں کرتے کیونکہ مارشل لاء مجبوری کے لئے ایک علاج کے طور پر قائم ہوا تھا۔ اگر قومی اتحاد قائم رہتا تو مارشل لاء زیادہ طول نہ پکڑتا۔ انہی لیڈروں کی بدکرداری کی وجہ سے مارشل لاء کا دور طویل سے طویل تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

س:۔ اگر آپ موجودہ حکومت کو تسلیم ہی نہیں کرتے تو اسے اقتدار سے علیحدہ کرنے کے لئے آپ کی جماعت کیا کردار ادا کر رہی ہے؟

ج:۔ ہم نے تو قومی اتحاد توڑ کر مارشل لاء کو کرسی اقتدار پر نہیں بٹھایا۔ جن لیڈروں نے ایسا کیا ہے انہیں کا فرض ہے کہ وہ اب اسی سے نمٹیں بھی۔

س:۔ ایک طویل عرصے جمعیت کے امیر ایک ایسے بزرگ ہیں جو اپنے مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے قطعاً غیر سیاسی ہیں ایسا کیوں ہے؟

ج:۔ کسی بھی جماعت کے اجتماعی مزاج کو دیکھا جاتا ہے، کسی ایک فرد کو نہیں، جماعت میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں، مثلاً مولانا غلام غوث ہزاروی کا مزاج کچھ اور تھا مفتی صاحب کا ان سے مختلف تھا۔ اور میرا کچھ اور ہے، ہماری جماعت کا شروع ہی سے یہ طریقہ رہا ہے کہ جماعت میں جو شخصیت سب سے زیادہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے لحاظ سے افضل ہوتی ہے اسی کو جماعت کا مقتدا بنایا جاتا ہے، حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت مدنیؒ کی مثال ایسی ہی ہے، چنانچہ اسی روایت کے مطابق ہم نے مولانا عبداللہ درخواستی کو جماعت کا امیر منتخب کیا ہے ورنہ ہماری جماعت میں اکثریت انہی لوگوں کی ہے جو سیاست میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔

س:۔ مولانا فضل الرحمٰن کے اس دعوے میں کہاں تک صداقت ہے کہ مفتی صاحب نے اپنی زندگی میں ایم آر ڈی کی بنیاد رکھی اور خود ان کی سیاسی حکمت عملی بھی مفتی صاحب ہی کے مشن کا ایک تسلسل ہے؟

ج:۔ جب کوئی شخص دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کا عمل بھی اسی کے ساتھ ہی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، معلوم نہیں کہ مستقبل میں ان کا کیا ارادہ تھا اب زندہ کی بات کیجئے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے یہ تو الگ بات ہے کہ ایک زمانے میں مفتی صاحب نے بھٹو کا ساتھ دیا۔ پھر اسی کے خلاف قومی اتحاد کی شکل میں پیپلز پارٹی کا مقابلہ بھی کیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے پہلے بھی اتحاد قائم کئے تھے اور اب نیا اتحاد بھی بنا رہے تھے، لیکن انہوں نے نصرت بھٹو بے نظیر یا ہزاروی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا علم تو نہیں دیا تھا اگر مفتی صاحب زندہ ہوتے تو ہم ان کے ساتھ گفتگو کے ذریعے معاملات طے کر لیتے وہ ہمارے سربراہ تھے ہم انہیں کی قیادت میں چلتے ہم بھی امام کی نیت کے مطابق مقتدی بن جاتے لیکن ان کی عدم موجودگی میں ہم ہر شخص کو قائد تسلیم نہیں کر سکتے۔

س:۔ جماعت اسلامی سے شدید فکری اعتقادی اور سیاسی اختلافات کے باوجود جمعیت نے مختلف موقعوں پر اس سے اتحاد کیا آج بحالی جمہوریت کے لئے پیپلز پارٹی سے کیوں اتحاد نہیں کیا جا سکتا؟

ج:۔ مفتی صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر اسلام کالا چور بھی لائے تو ہم اس کی حمایت کریں گے اور حضرت مدنی کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی انگریز کو بھگا دے تو ہم اس کو بھی بلا لیں گے۔ اس لئے ہم اسلام کی خاطر ہر ایک سے اتحاد کرنے کو تیار ہیں چاہے وہ کتنا ہی ہمارا مخالف کیوں نہ ہو لیکن جن کے ساتھ ہمارا نظریاتی اختلاف ہے ان سے اتحاد کے معنی ہی کیا ہیں، پیپلز پارٹی جمہوریت کی قائل ہے اور اسلام کی باغی ہے اب یہ نہیں ہو سکتا کہ پیپلز پارٹی کو ایک بار پھر برسر اقتدار لائیں اور دوبارہ پھر اس کے خلاف بحالی جمہوریت کی تحریک چلائیں ہم تو صرف اسلام کے لئے جینا اور مرنا چاہتے ہیں کمیونزم یا پیپلز پارٹی کے لئے سیڑھی بننا نہیں چاہتے۔

س:۔ اگر اسلام کا نفاذ ہی مقصد ہے تو پھر آپ کی جماعت جمہوریت کا نعرہ کیوں لگاتی ہے؟

ج:۔ ہماری جمہوریت اسلام کے لئے ہے اور اسلام ہم جمہوریت کے لئے چاہتے ہیں، اگر جمہوریت سے مراد برطانوی، امریکی یا کوئی اور غیر اسلامی جمہوریت ہے تو اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

س:۔ اسلامی جمہوریت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

ج:۔ ہم جس جمہوریت کا نعرہ لگاتے ہیں وہ ہے شورائی جمہوریت۔

جمہوریت میں احترام انسانیت اور احترام آدمیت، دوسروں کی رائے سننے اور اپنی رائے سنانے کا جو جذبہ ہے ہم اسی کو اسلامی جمہوریت کہتے ہیں اسلامی جمہوریت کی اصل بنیاد یہ ہے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھو، خود بھی کام کرو اور دوسروں کو بھی کام کرنے کا موقع دو ورنہ یہ غلط ہے کہ ہم مغربی جمہوریت کے خواہاں ہیں۔

س:۔ جمہوریت کے ذریعے اسلام کا نفاذ کیونکر ممکن ہے؟

ج:۔ آج کل جمہوریت کا دور ہے ملک میں جمہوریت ہی کے نام پر انتخابات ہوتے ہیں اور جمہوریت ہی کو انتقال اقتدار کا ایک بہترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کو نافذ کرنے کے لئے جمہوریت ہی ایک راستہ ہے، تو ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کر لیتے ہیں کہ چلو یہ ٹھیک ہے جہاں تک ہمارے مقصد کا تعلق ہے تو ہمارا مقصد قطعاً جمہوریت نہیں اور نہ ہی یہ ہماری منزل ہے۔

اگر مقصد یہ ہوتا تو پھر تقسیم ہند کی ضرورت ہی نہ ہوتی، قیام پاکستان کی خاطر عورتوں کی آبروریزی، مردوں کی جانی قربانی اور ہولناک قتل و غارتگری کا مقصد جمہوریت قطعاً نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف اسلام تھا ورنہ ہندوستان میں یہاں سے بہتر جمہوریت ہے۔

س:۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا گروپ حضرت درخواستی کے ذریعے مجلس احرار کے ساتھ اتحاد کی کوشش کر رہا ہے، اس کی کچھ وضاحت فرمائیں۔

ج:۔ مجلس احرار تو کاغذوں میں رہ گئی ہے اس کا تو کہیں وجود ہی نہیں۔

س:۔ حضرت درخواستی کی سید عطاء المؤمن بخاری سے ملاقات کو اتحاد کی سمت ایک پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔

ج:۔ ہمارا ان کے ساتھ جسم کا سا تعلق ہے ہمارا اور ان کا تعلق ایک "جان دو قالب" کی مانند ہے اور جہاں بھی ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں۔ احرار اور جمعیت ایک ہی جماعت کے دو نام ہیں مفتی صاحب تو ہمیشہ انہیں یہی کہا کرتے تھے کہ مجلس احرار کو قائم رکھو تمہیں ہم سے اور ہمیں تم سے فائدہ پہنچے گا ہم تو انہیں تنہا محاذ پر بھیجتے گئے تھے مگر وہ اس میں نہ رہے ہمارا ان کے ساتھ اختلاف نہ پہلے کبھی تھا اور نہ ہی اب ہے، ہمارا ان سے اختلاف مذہبی ہے نہ سیاسی اور نہ ہی کسی اور شکل میں لیکن اب یہ جماعت منظم شکل میں موجود نہیں اس کے کارکن بکھر گئے ہیں۔

س:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اسلام میں کسی واضح طریق انتخاب کا تعین نہیں؟

ج:۔ جس طرح خلفائے راشدین میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ اور دیگر خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کی گئی یہی اسلام کا طریقہ انتخاب ہے آج کل ووٹ ڈالے جاتے ہیں مقصد یہ ہے کہ کسی بھی طرح یہ واضح ہو جائے کہ عوام کس شخص کو چاہتے ہیں۔ یہی اسلامی طریقہ انتخاب ہے

س:۔ کیا اسلام میں عورت کو ووٹنگ میں حصہ لینے کی اجازت ہے؟

ج:۔ ہم تو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسے جائز نہیں سمجھتے اسی لئے ہم نے فاطمہ جناح کو ووٹ نہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس وقت جمعیۃ ہی وہ واحد جماعت تھی جس نے فاطمہ جناح کی حمایت نہ کی۔ جبکہ مودودی صاحب نے اپنے نظریے کے خلاف فاطمہ جناح کی بھرپور حمایت کی تھی۔ اسلام نہ تو عورت کو سربراہ مملکت بننے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی اسے حکومت کا کوئی اور منصب دیتا ہے۔

س:۔ کیا اشتراکیت کے معاشی اور اقتصادی پہلوؤں کو اسلامی نظام میں سمویا جا سکتا ہے؟

ج:۔ یہ ٹھیک ہے کہ اشتراکیوں نے اس نظام کو نافذ کر کے اپنے بہت سے مسائل حل کر لئے ہیں لیکن اسلام اور اشتراکیت کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

س:۔ کہا جاتا ہے کہ مستقبل میں اسلام اور اشتراکیت میں اتحاد کا امکان ہے۔

ج:۔ جن ملکوں میں اسلامی نظام کے نفاذ کا امکان ہی نہیں جیسا کہ ہندوستان ایسے ملکوں میں ترقی پسند طبقے کا رجحان کمیونزم کی طرف ہے وہاں کے لوگ چونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں اسلام تو آ نہیں سکتا اس لئے روٹی، کپڑے اور مکان کا مسئلہ کمیونزم ہی سے حل کر لیں۔ ایسی جگہوں پر اگر اتحاد ہو جائے تو وہ اسی مجبوری کے تحت ہو گا۔

کیونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوازم سے تو بہرحال کمیونزم ہی بہتر ہے، لیکن جہاں اسلام نافذ ہو سکتا ہے وہاں اس کی گنجائش نہیں کیونکہ اسلام کمیونزم سے بہتر اقتصادی اور معاشی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

س:۔ کیا زکوٰۃ و عشر کے موجودہ نظام سے آپ مطمئن ہیں؟

ج:۔ اس نظام کی چولیں نئے سرے سے واضع یا ڈھالی جا رہی ہیں اس لئے اس میں غلطیاں تو ہوں گی، موجودہ نظام کو اگر میں یہ کہوں کہ اس [illegible]

س:۔ افغانستان میں روسی جارحیت کے بارے میں آپ کا موقف؟

ج:۔ [illegible]

پہاڑ سے گرے ہوئے انسان کے کھڑے ہونے کا امکان ہے لیکن نگاہوں سے گرا ہوا انسان کبھی کھڑا نہیں ہوا۔

دوبئی کا ویزا!

اگر نہ ملا تو میری بچیوں کی شادی کیسے ہو گی؟

ترک سکونت کر کے روزی کمانے کے لئے بیرون ملک جانے کا سلسلہ سینکڑوں سال سے جاری ہے۔ آزادی سے قبل پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران ہزاروں افراد انگریزوں کے لئے جنگ کی بھٹی کا ایندھن بنتے رہے اس کے بعد یہ لوگ باہر جاتے رہے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت ۱۶ لاکھ پاکستانی غیر ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔ جبکہ غیر سرکاری اندازے کے مطابق ۳۰ لاکھ پاکستانی دوسرے ممالک میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور ملک کو کئی ارب روپے سالانہ کا زر مبادلہ بھیج رہے ہیں۔ پہلے زیادہ تر لوگ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ملکوں کا رخ کرتے تھے کیونکہ وہاں تنخواہیں زیادہ تھیں لیکن جب قدرت نے مشرق وسطی اور عرب ملکوں کو تیل کی دولت سے مالا مال کیا اور وہاں تعمیر و ترقی کا کام شروع ہوا تو لوگوں کا رخ ادھر ہو گیا ترک سکونت کے لئے ۱۹۲۲ء میں قانون بنایا گیا تھا بعد میں نئے قوانین کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ مارچ ۱۹۷۹ء میں نئے امیگریشن قوانین نافذ کئے گئے۔ اب امیگریشن کا کام ان کے تحت ہو رہا ہے۔ ان کے تحت ریکروٹنگ ایجنٹ لوگوں کو بھرتی کر کے باہر بھیجتے ہیں۔ سرکاری طور پر فیس دو ہزار روپے مقرر کی گئی ہے۔ جس میں سے ۵۵۰ روپے سرکاری خزانے میں جمع ہوتے ہیں اور ۱۴۵۰ روپے متعلقہ ایجنٹ کو سروس چارجز کے طور پر ملتے ہیں۔ لیکن بہت کم ایجنٹ ایسے ہیں جو سرکاری فیس وصول کرنے کے بعد لوگوں کو باہر بھیجتے ہیں۔ اکثر ہم خبریں پڑھتے ہیں کہ فلاں شخص جعلی ریکروٹنگ ایجنٹ کے ہاتھوں لٹ گیا فلاں شخص باہر بھیجنے کا جھانسہ دے کر لاکھوں روپے لے کر فرار ہو گیا۔

اخبارات میں ہر روز اس قسم کی خبریں آتی ہیں ہزاروں لوگ جعلسازوں کے ہاتھوں لٹ چکے ہیں یہ سلسلہ جاری ہے کبھی جعلساز لوگوں کو لانچوں میں بھر کے کھلے سمندر میں چھوڑ دیتے ہیں کبھی لوگ دوبئی یا دوسرے ملک پہنچتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کے ویزے جعلی ہیں۔

ہمارے ہاں لوگوں کو ہوس زر نے اندھا کر دیا ہے اور وہ اپنی جیبیں بھرنے کے لئے دوسروں کی جیبیں کاٹنے کو برا نہیں سمجھتے۔ ہر شخص کی خواہش ہے کہ وہ راتوں رات کروڑ پتی بن جائے اس کے پاس بنگلہ اور بینک بیلنس ہو اس کے لئے ہر جائز و ناجائز ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں، دوسروں کا استحصال کیا جاتا ہے، لاکھوں روپے کے بنگلے جائز کمائی سے کم بنتے ہیں، تنخواہ پانچ ہزار روپے بھی ہو تو بنگلہ کار اور ملازم رکھنے کا تصور نہیں کیا جا سکتا لوگ اسی معیار کے لئے دوسروں کے گلے کاٹنے سے دریغ نہیں کرتے یہ نہیں دیکھتے کہ یہ شخص اپنی بیوی کے زیور یا اپنی آبائی جائیداد فروخت کر کے پیسے لایا ہے ان تمام خدشات کے باوجود لوگ اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار ہو جاتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے گاؤں کا محمد خان زمین فروخت کر کے دوبئی گیا تھا وہاں سے وہ چھ ہزار روپے ماہانہ اپنے گھر بھیجتا رہا دو سال کے بعد اس نے نہ صرف اپنی زمین واپس لے لی بلکہ اور جگہ بھی خرید لی اور رہائش کے لئے اپنا مکان بھی بنا لیا۔ اور پھر جب وہ واپس آیا تھا تو اپنے ہمراہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور فریج بھی لایا۔ فریج سے الماری کا کام لیا جا رہا ہے یہ دیکھ کر اس کے گاؤں کے دوسرے لوگ بھی "باہر" جانے کے خواب دیکھنے لگتے ہیں وہ آرزوؤں اور خواہشات کے خیالی محل تعمیر کرتے ہیں، جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ یہاں وہ ۵۰۰ روپے ماہانہ نہیں کما سکتے اور اسی طرح اپنی بیٹیوں کے ہاتھ پیلے نہیں کر سکتے۔ باہر جاتے ہی وہ دولت میں کھیلنے لگیں گے ان کے غربت زدہ گھرانے میں بہار آ جائے گی تو وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں ہمارے ہاں ایک تو روزگار کے ذرائع کم ہیں دوسرے جو ہیں وہ اتنے کم ہیں کہ انسان کو گزر بسر کرنے کے لئے اپنی زندگی کی موم بتی کو دونوں سروں سے جلانا پڑتا ہے۔

اب باہر کی دنیا میں بھی روزگار کے مواقع محدود ہو رہے ہیں، بھارت سری لنکا اور بعض دوسرے ملک کم پیسوں پر افرادی قوت مشرق وسطی بھیجنے کو تیار ہیں، تاہم افرادی قوت اب بھی باہر جا رہی ہے۔ اگر ایک اسامی کا اشتہار شائع ہو تو ایک ہزار امیدوار ہوتے ہیں۔ ہر شخص قسمت آزمائی کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ ہم نے پڑھے لکھے لوگوں کو اس خواہش کا اظہار کرتے دیکھا ہے کہ کاش وہ "مزدور" کے طور پر ہی دوبئی چلے جائیں۔

یہ خواہش بے شمار لوگوں کے دلوں میں موجزن ہے۔ ایسے افراد کو وعدوں کے پر فریب جال میں پھانسنا کوئی مشکل کام نہیں۔ بعض لوگ اپنے آپ کو کسی ریکروٹنگ ایجنٹ کا نمائندہ ظاہر کر کے لاکھوں روپے لوٹ کر چلتے بنتے ہیں اور یوں اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے محروم ہو کر محرومیاں اور مایوسیاں خرید لیتے ہیں۔

اسی سلسلے میں محمد خان سے لے کر بشیر حسین تک سب کی داستان یکساں ہے اپنا وطن اپنا وطن ہے کوئی اسے آسانی سے چھوڑنا نہیں چاہتا، وہ خوشگوار مستقبل کی آس میں اپنا آج اپنے بچوں کی کل کے لئے قربان کر دیتا ہے اگر آپ دیکھیں تو آپ کو ہر شخص میں ایک طویل کہانی پوشیدہ ملے گی۔

لوگوں کو باہر بھیجنے کے سلسلے میں بھرتی ہو رہی تھی۔ لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ راستے بند تھے ہر شخص بے قرار اور مضطرب تھا ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جنہوں نے راتیں بھی سڑکوں پر گزار دیں اس امید پر کہ شاید انہیں بھی باہر جانے کا موقع مل جائے۔

ہم نے ان سینکڑوں لوگوں میں سے کچھ سے رابطہ قائم کیا تاکہ ان سے معلوم کر سکیں کہ وہ اپنا وطن چھوڑ کر غیر ملک میں جانے کے لئے کیوں تیار ہیں؟

۳۰ سالہ غلام حسین شاہ بھی اسی ہجوم میں شامل تھا ہم نے ڈنڈا بردار پولیس کے نرغے سے اسے باہر

۳۰ سالہ غلام حسین شاہ سہنسہ کوٹلی آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے اس سوال کے جواب میں کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر باہر کیوں جانا چاہتا ہے اس نے کہا جناب میرے سات بچے ہیں میں راج (مستری) کا کام جانتا ہوں یہاں کام کر کے تو میں پوری طرح گذر اوقات بھی نہیں کر سکتا۔ بیوی بچوں کو کہاں سے کھلاؤں۔ پھر خلا میں گھورتے ہوئے کہنے لگا "میری بچیاں جوان ہوں گی ان کی شادی کیسے ہو گی" یہی یہ سوچتے سوچتے بوڑھا ہونے لگا ہوں۔ میں سعودی عرب چلا گیا تھا جہاں چار سال تک میں نے جدہ اور طائف میں کام کیا چار سال کی آمدنی سے میں نے اپنے گاؤں میں چار کنال زمین خریدی مکان تعمیر کیا۔ اس طرح سر چھپانے کی جگہ تو میسر آ گئی لیکن اب میرے پاس اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے کوئی رقم نہیں ہے۔ اسی لئے کوشش میں ہوں کہ پھر جا کر پیسہ کماؤں اور اپنی بچیوں کے ہاتھ پیلے کر سکوں۔

خادم حسین بھی آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے وہ عراق میں سات سال بطور مزدور کام کر چکا ہے اس کے دو بچے ہیں جنہیں پالنے کے لئے اسے روپے کی ضرورت ہے اس کا کہنا ہے کہ محنت میں عظمت ہے۔ میں نے محنت کی اور کچھ پیسہ کمایا ابھی میرے بازوؤں میں دم خم ہے سوچتا ہوں باہر جا کر قسمت آزماؤں، آپ ہی مجھے باہر بھجوانے کے لئے کوشش کریں۔

سنگ ضلع اٹک کا رہنے والا ۲۷ سالہ شخص محمد بشیر بھی اسی ہجوم میں اپنے کاغذات لئے اسی امید میں کھڑا تھا کہ شاید اسے بھی باہر جانے کا موقع مل جائے اس نے کہا یہاں تو ہماری زمینوں میں بھوک اگتی ہے اسی لئے میں نے پہلے بھی باہر جانے کی کوشش کی تھی اب بھی کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ باہر بھیج دے ایسا ہو جائے تو میں اپنے پیر کے مزار پر چادر چڑھاؤں گا۔ آپ بھی دعا کریں کہ باہر چلا جاؤں تاکہ میری قسمت بھی سنور جائے۔

ڈھیر کوٹ کا رہنے والا محمد سلیم ایک بار سعودی عرب جا چکا ہے وہ کہنے لگا ایم ایم خان صاحب نے جدہ بھجوایا تھا جہاں دو سال کام کیا۔ ڈھائی سال قبل اپنے وطن آ گیا تھا اور بے روزگار ہوں ظاہر ہے جب بیکار بیٹھ کر کھانے والوں کا خزانہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

۲۵ سالہ محمد ظہور سمجھا کہ شاید میں باہر بھجوانے کے لئے لوگوں کا انٹرویو لے رہا ہوں اس لئے وہ دوڑ کر آگے بڑھا اور بولا جناب میں ہیوی ڈیوٹی ڈرائیور ہوں میرے پاس باقاعدہ لائسنس ہے میں ٹرک وغیرہ چلاتا رہا ہوں۔ چھ سال سے یہ کام کر رہا ہوں۔ میں دو سال سے بیرون ملک جانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن کامیاب نہیں ہوا اکثر ریکروٹنگ ایجنٹ بھاری رقم طلب کرتے ہیں اور اب میں یہاں کوشش کر رہا ہوں۔ میرا والد ضعیف ہے وہ کوئی کام کاج نہیں کر سکتا چار بہن بھائی ہیں ان تمام کا واحد کفیل میں ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ ہماری پریشانیوں کا ازالہ ہو سکے اور میں باہر جا کر اس قابل ہو جاؤں کہ اپنے بہن بھائیوں کو تعلیم دلا کر ان کی شادی کر سکوں۔

منگ آزاد کشمیر کے رہنے والے محمد یوسف کے چہرے پر اداسی اور محرومی کے سائے ناچ رہے تھے۔ وہ آگے بڑھا اور بولا جناب سچ دیکھئے میں چار سال سے باہر جانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن میری قسمت خراب ہے کہ اب تک کامیاب نہیں ہوا۔ میں گھر پر زمینداری کرتا تھا لیکن ہماری زمین اس قابل نہیں کہ وہاں اتنی پیداوار ہو کہ ہم خوشحال ہو جائیں اس سلسلے میں نے مزدوری کی اور پھر بڑھئی کا کام سیکھ لیا۔ اسلام آباد میں کمپنیوں کا جو کمپلیکس بن رہا ہے وہاں تین سال تک بڑھئی کا کام کیا اب دو ماہ سے در در کی ٹھوکریں کھا رہا ہوں لیکن مجھے مایوسی کے اندھیروں کے سوا کچھ نہیں ملا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا کہ تمہیں بھیج دیا جائے گا میں اسی امید میں یہاں کھڑا ہوں کبھی تو میرا مولا میری سنے گا۔ مگر دو دن سے تو یہاں ڈنڈا پریڈ ہو رہی ہے کل یہاں تین آدمی زخمی ہوئے۔ میری انگلی بھی ٹوٹ گئی۔

۴۰ سالہ فقیر محمد راولاکوٹ کا رہنے والا ہے وہ بھی شٹرنگ (کارپینٹر) کا کام جانتا ہے ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۲ء تک جدہ میں کام کر چکا ہے۔ اس کے چار بچے ہیں جن میں تین لڑکیاں ہیں جن کی شادی کا فکر اسے کھائے جا رہا ہے۔ ایک لڑکا ہے جو پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے "جب سے میں واپس آیا ہوں دوبارہ جانے کے لئے کوشش کر رہا ہوں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا"۔

عبدالعزیز منگ ضلع پونچھ آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے وہ باہر جانے کے لئے اپنی بکریاں فروخت کر کے راولپنڈی آیا ہے وہ کارپینٹر کا کام جانتا ہے۔

پانچ سال کا عرصہ ہوا اسے قبل وہ فوج میں تھا اور تین جنگوں میں خدمات انجام دے چکا ہے اس سے جب یہ سوال کیا گیا کہ وہ باہر کیوں جانا چاہتا ہے تو اس کے ماتھے پر شکنیں ابھریں وہ زیر لب کچھ بڑبڑایا اور پھر یوں گویا ہوا۔ میں عیالدار شخص ہوں میرے دس بچے ہیں یہاں میں اس وقت ۱۵ ہزار روپے کا مقروض ہوں یہ سوچ کر میری کمر دوہری ہو رہی ہے کہ میں یہ قرضہ کیسے اتاروں گا بچیوں کی شادی کے لئے جہیز کہاں سے لاؤں گا۔ بکریاں فروخت کر کے روٹی کھا رہا ہوں ایک ماہ سے مسلسل یہاں ہوں ہو سکتا ہے میری مراد بر آئے اور میرے بھی دن پھر جائیں اور یہ کہتے کہتے اس کی آواز رندھ گئی۔

محمد مصطفی کہنے لگا "اب دیکھئے نا میں بھی چار سال سے باہر جانے کے چکر میں ہوں ان چار سالوں میں ۱۵ ہزار روپیہ خرچ کر چکا ہوں دو ماہ سے مسلسل راولپنڈی میں بیٹھا ہوں۔ ۲۲ سالہ محمد بشیر کوٹلی آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے وہ یہاں سبزی منڈی میں کام کرتا تھا۔ ڈیڑھ سال سے بیکار ہے اور سوچ رہا ہے کہ باہر چلا جائے۔

۳۰ سالہ خادم حسین کوٹلی کا رہنے والا ہے وہ کہنے لگا "میں تین سال سے دھکے کھا رہا ہوں لیکن بیرون ملک جانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ بے روزگاری سے تنگ آ چکا ہوں۔ میرے والد ضعیف ہیں۔ پانچ بہن بھائیوں کا بوجھ ہے۔

ان دنوں میری قسمت سوئی ہوئی ہے زمین فروخت کر کے میں پانچ ہزار روپے لے کر آیا تھا اس ہجوم میں کسی شخص نے میری جیب کاٹ کر ایک ہزار روپیہ اڑا لیا میرے لئے دعا کیجئے کہ خدا مجھے بھی دوبئی بھجوا دے

محمد شریف ولد فضل دین ڈنگہ ضلع گجرات کا رہنے والا ہے وہ دو سال تک جدہ میں کام کر چکا ہے اب دو سال سے پھر باہر جانے کے لئے سرگرداں ہے۔

ابھی اور سینکڑوں لوگ ہمارے منتظر تھے یہ تو صرف ایک جگہ کا ذکر ہے اسی قسم کی داستانیں اب ہر شہر اور قصبے میں ملیں گی۔ خدا کرے اللہ تعالیٰ پاکستان کو بھی تیل جیسی دولت سے مالا مال کرے تاکہ ہر شخص دوبئی جانے کی بجائے یہیں اتنی دولت کما سکے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی شادی آسانی سے کر سکے انشاء اللہ وہ دن آئے گا جب ہم خوشحالی سے ہمکنار ہوں گے پھر نہ ہمیں کوئی جعلی ویزے دے سکے گا اور نہ کوئی ہمیں پریشانیوں کے سمندر میں چھوڑ جائے گا۔

۱۶ لاکھ پاکستانی غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں

بقیہ

کیا آپ اپنی بیوی کا خیال رکھتے ہیں؟

کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔

رابرٹ براؤننگ اور الزبتھ کی ازدواجی زندگی ایک ایسی مثالی ازدواجی زندگی کی حیثیت رکھتی ہے رابرٹ ہر موقع پر اپنی بیوی کو خاص توجہ دیتے اور بیوی کو خراج تحسین پیش کرتے رہتے تھے۔ خراج تحسین تو وہ اپنی بیوی سے بھی لے سکتے تھے۔ مگر اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ رابرٹ اپنی محبت کو سدا بہار رکھنا چاہتے تھے پھر ایسا ہوا کہ الزبتھ اپاہج ہو گئی تو براؤننگ کا سلوک قابل دید تھا۔ الزبتھ نے ایک دفعہ خط میں اپنی بہنوں کو لکھا "بعض اوقات تو میں سوچنے لگتی ہوں کہ میں کہیں کوئی فرشتہ تو نہیں ہوں"

گینز ہیڈرسن نے اپنے مضمون میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ "امریکی خانوادوں کو چند بڑی عادتوں کی بھی بے حد ضرورت ہے مثلاً اگر بیوی کو بستر ہی میں ناشتہ کرنے کی عادت ڈال دی جائے تو یہ اس کے لئے بالکل اسی طرح کے اثرات رکھتی ہے جیسے کہ کسی امریکی مرد کے لئے کلب کا ممبر ہونا ہوتا ہے۔ اور اب یہی سوال اس مضمون کا لب لباب ہے۔ اور شادی کیا ہے؟

اس کا جواب اس کا عنوان ہے یعنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر دھیان دینے کا ایک طویل اور نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے یعنی یہ زنجیر کچھ اس طرح جڑی ہوتی ہے کہ پہلے میاں بیوی پھر یہ آپ کے بچوں کے بچوں سے آپ تک ایک مکمل دائرے کی طرح چلتی رہتی ہے اس کو ایک خاتون شاعرہ نے اپنے ایک شعر میں کس خوبصورتی سے لپیٹ دیا ہے۔

"مجھے افسوس اس بات کا نہیں ہے کہ میری محبت کہیں کھو گئی ہے۔ بلکہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اسے معمولی معمولی باتوں نے اجاڑ دیا ہے"

یہ الفاظ یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

رینو کی عدالت میں ہفتے کے سات دنوں میں سے مسلسل ہر دن طلاق کے مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور ہر دس میں سے ایک جوڑے کو طلاق ہوتی ہے آپ کے خیال میں ان میں سے کتنی شادیاں کس دردناک اور تلخ اسباب کی بنا پر طلاق پر اختتام پذیر ہوئیں؟ مجھے تو اس بات کا یقین ہے کہ بہت ہی قلیل تعداد میں۔ لیکن اگر آپ کسی عدالت میں کچھ دن جا کر میاں بیوی کے حالات و واقعات سنیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ واقعی ان کی محبت اور ازدواجی زندگی کو بے حد معمولی معمولی نوعیت کی باتوں اور واقعات نے اجاڑ کر تباہ کر ڈالا ہے۔

یہ الفاظ ہمیشہ یاد رکھئے انہیں بار بار پڑھئے ہو سکے تو اپنی ذاتی ڈائری میں منتقل کر لیں۔

"میں دنیا میں ایک ہی مرتبہ کے لئے بھیجا گیا ہوں، اس لئے یہی موقع ہے میں کسی انسان کے ساتھ بھلائی کر لوں یا اس سے محبت کر کے اس پر کوئی مہربانی کر لوں مجھے اس قسم کے کام کو ملتوی نہیں کرنا چاہئے۔ فوراً کر لینا چاہئے کیونکہ میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔"

چنانچہ گھریلو ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کا ایک معمولی اصول یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی غیر اہم اور معمولی نوعیت کی باتوں پر خاص دھیان دیجئے۔ یہی عورت کے لئے ایک خوبصورت خزانے سے کم نہیں ہے

اقوال زریں

- انسان کے اکثر گناہ اس کی زبان سے سرزد ہوتے ہیں۔ (حضور اکرمؐ)
- شاعر اسلام کی زینت ہیں اور تعلیم یافتہ انسان زمین کا ہیرا ہیں۔ (حضرت علیؓ)
- انسان کی عقل کا ثبوت اس کی باتوں سے ملتا ہے۔
- انسان کی زندگی اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔
- انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان ایک پنڈولم ہے۔
- ولی کی نظر کا پیالہ دنیا کی نعمتوں سے نہیں بھر سکتا۔

Call of the wild

133 picture perfect playgrounds for you to discover.

Ontario Provincial Parks

Ministry of Natural Resources

Alan Pope, Minister

William Davis, Premier

Ontario

For more information, call:

965-4008

کیا آپ اپنی بیوی کا خیال رکھتے ہیں؟

مسرت قمر زیدی

پھولوں کو ہمیشہ خوشی کے احساسات اور محبت کی زبان کی علامت کہا جاتا ہے اور رہتی دنیا تک کہا جاتا رہے گا۔ پھول کچھ اتنے قیمتی اور نایاب بھی نہیں ہوتے کہ ہماری اور آپ جیسے لوگوں کی دن بھر کی ان سے کسی بھی طرح ملاقات تو ہوتی ہے مگر آپ نے سوچا کہاں ؟ نہیں سوچا ہوگا۔ اپنے گھر میں دوسروں کے گھروں کے باہر جھانکا تانکی کرتے ہوئے پھولوں سے پارک میں اور کہیں نہیں تو دفتر میں ضرور ہی ہو جاتی ہے اور اگر یہاں بھی ممکن نہیں ہوتی ہے تو پھول والے کی دکان سے نظریں ہی نظروں میں ہو کر رہتی ہے۔ کیونکہ یہاں تو آپ بھی انکار نہیں کریں گے لیکن دن بھر میں کئی ملاقاتوں اور پھولوں کی یاد دہانیوں کے باوجود شاذ و نادر ہی ایسے مرد ہوں گے جو اپنے دفتر سے واپسی پر اپنی بیگم کے لئے پھول لے جاتے ہوں مگر ہماری دنیا ہی میں کچھ مرد ایسے بھی ہیں اور اکثر ہیں جن کے احساسات اور سلوک سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ پھول اس دنیا کے باسی ہیں ہی نہیں اور اگر ہیں بھی تو سونے سے زیادہ مہنگے اور عنقا سے زیادہ نایاب ہیں۔ تمام مردوں سے کچھ اس قسم کا سوال ہے آپ اپنی بیگم کے لئے اس دن کا انتظار کیوں کرتے ہیں جب وہ اسپتال میں داخل ہو تو آپ اس کے لئے ایک بڑا سا گلدستہ خرید کر لے جائیں دیکھئے اس کا کتنا اچھا تجربہ نکلتا ہے کل ہی سے اس کا عملی مظاہرہ کیجئے۔

جارج کو جن برا ڈ نے میں اپنی بے انتہا مصروفیت کے باوجود اپنی والدہ کے آخری دنوں تک روزانہ ایک مرتبہ فون کرکے بات فرمایا کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ ان کے پاس روزانہ کوئی چونکا دینے والی گرما گرم خبر ہوتی تھی بلکہ اس قسم کے معمولی معمولی باتوں پر توجہ دینے سے حقیقی محبت کا اظہار ہوتا ہے آپ دوسرے شخص کو اس کے احساسات سے مطلع کرتے ہیں کہ مصروفیت کے باوجود اس کا کس قدر خیال ہے آپ اس کی خوشی کی خاطر تکلیف گوارہ کرتے ہیں دراصل کچھ تھوڑے سے احساسات پیدا کرنے سے آپ خود بھی دوسروں سے اسی قسم کے احساسات حاصل کریں گے۔ آپ دوسروں کو خوش دیکھنا پسند کرتے ہیں کہ آپ کے دل میں اس کی خوشی اور اطمینان کا بے انتہا خیال ہے آپ کے ساتھ بھی لوگ آج نہیں تو کل ایسا ہی سلوک کریں گے پھر ان کو آپ کا بہت خیال ہوگا۔

عورتیں خواہ ایشیائی ہوں یا یورپین یا امریکہ اور برطانیہ سے تعلق رکھتی ہوں اپنی یوم پیدائش شادی کی تاریخ اور سالانہ تقریبات کی تواریخ کو بہت ہی اہمیت دیتی ہیں۔ اگر ایک آدمی ایک ساتھ بہت ساری تاریخیں یاد نہ رکھ سکے تو بھی کوئی بات نہیں مگر چند تاریخیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کو بھلا دینا نہ صرف بہت بڑی بات تو ہے مگر نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے سب سے اہم تاریخوں میں بیوی کی پیدائش اور شادی کی تاریخ شامل ہیں اگر آپ اپنی بیوی کا یوم پیدائش بھول بھی جاتے ہیں تو کوئی بات نہیں لیکن اگر آپ شادی کی تاریخ بھلا دیتے ہیں تو پھر آپ کی خیر نہیں۔ تو پھر کیوں نہ آپ کے لئے بھی تو اہم ہے اسے یاد ہی کر لیں۔

شکاگو کے مشہور جج مسٹر جوزف سباتو نے آج تک پچاس ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا ہے اور دو ہزار شادی شدہ جوڑوں کی ازدواجی زندگی کو تباہ ہونے سے بچایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ازدواجی زندگی کی تلخیوں کی تہوں میں بے حد معمولی معمولی رنجشیں اور شکایتیں ہوتی ہیں اگر لوگ خود ہی احتیاطاً ان معمولی باتوں کا خیال رکھیں تو ایک بڑا حادثہ ہونے سے بچ سکتا ہے۔ مگر شوہر کے آفس جاتے وقت بیوی اسے خاص طور پر بڑے ہی خوشگوار موڈ میں خدا حافظ کہیے تو یہی معمولی سی توجہ بے شمار ناچاقیوں سے بچا کر لا تعداد ازدواجی زندگیوں

بقیہ صفحہ ۶ پر

اے اللہ میں حاضر ہوں، اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں
اے اللہ میں حاضر ہوں (تلبیہ)

مبارک ہو کہ آپ نے اس سال حج کرنے کا فیصلہ کیا ہے ـــــ ہم نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی آپ کی خدمت میں پیش پیش رہیں گے

حج کیلئے ٹکٹ کی بکنگ ابھی سے شروع ہو چکی ہے

مقدس سفر کی تیاری میں دیر مت کیجئے

ہر سال حج کیلئے سب سے زیادہ ٹکٹ فروخت کرنے والے واحد پاکستانی ٹریول ایجنٹ کو خدمت کا موقع دیجئے۔

ہم ہیں آپ کے پرانے خادم

ظہیر مودی ⟵⟶ محمد جاوید پال

M & J TRAVEL

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7

TEL. (416) 960-8348 – 960-8475

New Govt. framework on Aug. 14

RAWALPINDI: President Gen. Mohammad Zia-ul-Haq has reiterated that he would give a constitutional framework to the nation on August 14.

Talking briefly to the news men at an Iftar arranged by the Inter-Services Public Relations at the Army Medical Corps Officers Mess he said that various committees including those of Majlis-e-Shoora, the Cabinet and the Council of Islamic Ideology were working on the subject.

He said as soon as those reports were completed they would be sifted and some final shape would emerge, ready to be announced by August 14.

The President remarked that this was his "commitment" and he would fulfil it. Asked if he will appoint another committee to go into the recommendations of the Council of Islamic Ideology and the Majlis-e-Shoora about the future political set-up, he said he would examine the recommendations.

Later, President Zia-ul-Haq offered Maghrib prayers alongwith a large number of guests in the lawns of the mess. After prayers the President shook hands with Imam Sahib and other people around him.—APP/PPI.

U.S. Secretary of State George Shultz with President Gen. Mohammad Zia-ul-Haq in Rawalpindi. P.T. Service.

Body on industrial policy

ISLAMABAD: The Federal Government has constituted here a committee to draft industrial policy statement and industrial investment schedule for the Sixth Plan period.

The committee, headed by the Secretary, Ministry of Industries, includes Secretaries of the Ministries of Finance, Planning, Production, Commerce and Defence Production besides Chairman of National Fertilizer Corporation and Corporate Law Authority and the Managing Director, Bankers Equity Limited.

It may be added that the Finance Minister in his budget speech mentioned that a new industrial policy would be announced for the Sixth Plan period to serve as a guideline for the policy-makers as well as to create confidence in the stability of Government policies.—APP.

Shoora body for parliamentary form, adult suffrage, balanced powers of President, P.M.

ISLAMABAD: The special committee of the Majlis-i-Shoora on "the form and system of Government from Islamic point of view," has recommended parliamentary form of Government with balance of powers between the President and the Prime Minister.

The report of the 30-member committee was presented by its Chairman, Mr. Fida Mohammad Khan, before the Majlis.

The committee has underlined the fact that Pakistan is an ideological State based on Islam and urged that its political system must be purged of various evils afflicting it at present through legal measures to create a healthy growth of nationally based political parties.

It recommended restrictions on registration of political parties to ensure that they support the enforcement of Nizam-i-Islam are organised on all Pakistan basis with firm belief in the integrity and indivisibility of the country and adhere to the concept of indivisible Pakistani nationhood.

It further recommended that candidates for election to National and Provincial Assemblies and the Senate should have an Islamic character, be observant of the tenets of Islam and should be literate and having a basic knowledge of the Quran and Sunnah.

The committee has also recommended that at the time of registration it should be obligatory for a voter to give personal declaration that he is an observer of 'Somo Salat' (prayers) while at the time of casting of vote he should produce his national identity card.

It suggested that restrictions be imposed on the registration of political parties, crossing of the floor and shifting party affiliations. Office bearers of the parties should be educated pious and God fearing and be elected periodically in party elections to be held at least once in five years on the basis of fresh enrolment.

The manifesto of political parties must not contain deceptive and unrealistic slogans or promises.

It recommended that the President of Pakistan should be a practising Muslim with adequate knowledge of the Holy Quran and Sunnah. The supreme command of the armed forces shall vest in the President with powers to appoint the Commander-in-Chief of the Army, Navy and Air Force.

For striking a balance of powers between the President and the Prime Minister the committee recommended various amendments in the 1973 Constitution.

The President should have the powers to appoint Prime Minister who in his opinion commands the confidence of majority in the National Assembly, assent the Bill passed by Parliament or sent it back for reconsideration in a joint sitting in which case it can overrule his objection only by a majority of the total membership.

During its deliberations the committee decided that 1973 Constitution should form the basis of its deliberations and, the political framework, provided therein, should be adopted with the minimum essential changes in its provisions.

The committee felt no hesitation in arriving at the conclusion that the 1973 Constitution represented an Islamic character and ensured the preservation and promotion of Islamic order in the country. However, it thought that certain suitable amendments were required to achieve the same object.

It recommended that inviolability of fundamental rights be guaranteed and opined that Islam does not permit the suspension of fundamental rights in any manner.

It emphasised the importance of independence of judiciary and felt that fetters and limitations if any, imposed on the judiciary for their functioning should, as far as practicable, be removed. Only persons known to be pious and God fearing with adequate knowledge of Sharia and imbued with Islamic values, integrity and rectitude be appointed on the Benches of Courts.

The committee has reached the conclusion that it would not be desirable to hold elections on the basis of proportional representation and recommended that elections be held on the basis of universal adult franchise, i.e., one-man-one-vote basis.

It further recommended that some reasonable restrictions may be imposed by law on canvassing and campaigning for elections to the National and Provincial Assemblies but left it to the competent authority to determine the nature of these restrictions.

It also proposed suitable provisions in the relevant law making it obligatory for candidates to file declaration of assets and sources of income along with nomination papers before the Election Commission which should have authority to investigate into the said statement.

One note of dissent advocating presidential form of government was submitted by five members of the committee two notes of dissent called for a system based on Khilafat and Amarat and one on the qualifications of the President and the constitution of a high-powered council.—APP

Pakistan still candidate for OIC Secy.-Gen.

JULY: Pakistan is still a candidate for the Secretary-Generalship of the Organisation of the Islamic Conference despite some 'inspired' news from abroad that the country has withdrawn its nomination.

Authoritative sources have indicated that no decision of withdrawal has been taken. The matter will be known clearly at the meeting of Foreign Ministers of OIC countries in New York, in September, at the time of the U.N. General Assembly session.

The formal meeting of the Foreign Ministers where the future Secretary-General of the Organisation will be elected by concensus will be held in Dhaka in December.

It may mentioned that out of the 41 countries Pakistan has already sent special envoys to canvass for its candidature to 22 countries while the campaign continues

Constitution should consist of general provisions; the reason is that they must necessarily be permanent, and that they cannot calculate for the possible change of things.—Alexander Hamilton

Wu watches Shoora debate

ISLAMABAD: The visiting Chinese Foreign Minister, Mr. Wu Xueqian, the other day watched the proceedings of the Federal Majlis-e-Shoora for about fifteen minutes.

He was given a warm welcome by the members of the Majlis who pounded their desks in tradition of the Majlis when he entered the Majlis hall alongwith Foreign Minister Sahabzada Yaqub Khan and members of his delegation.

Later, the Chinese Foreign Minister had a meeting with the Chairman of the Majlis, Khawaja Mohammad Safdar in his chamber.—APP.

EXHIBITION ON SPORTS

ISLAMABAD: A three-day sports exhibition apart from other sports activities will be held at the National Institute of Sports and Culture from August 12 to 14, in connection with Independence Day celebrations.

Brig. Abdul Hamid Director-General, Pakistan Sports Board, when contacted said that the exhibition will include paintings and cultures not only concerning the Olympic and Asian games, but other indigenous games like Kabbadi etc.—PPI

Monsoon clouds over Lahore

OBITUARY

Prof. Dr. Mian Mohammad Bashir, who held the chair of Hazrat Ali Hajveri Data Ganj Bakhsh in the Punjab University, has died in Lahore.

He was a renowned Persian scholar, a researcher and author of many books.P.T.

BEGUM DEAD

Nawabzadi Jahangira Begum, widow of late Nawabzada Liaqat Ali Khan, first Prime Minister of Pakistan, died in the Services Hospital in Lahore. She was buried at Miani Sahib graveyard.